بلقان میں دھماکہ خیز تباہی؟*

جانوسز بوگاجسکی

یوگوسلاویہ کا صوبہ کوسوو جتنا چھوٹا ہے اتنا ہی پُرآشوب بھی ہے۔ یہاں پر جاری شورش کی لہریں ایک زلزلہ بن کر امریکہ کو لرزا سکتی ہیں اور نیٹو کی یکجہتی کو بھک سے اُڑا سکتی ہیں۔

۴۲ برس قبل ۱۹۴۹ء میں قائم ہونے والی نیٹو جو اجتماعی دفاع کی غرض سے معرضِ وجود میں آئی تھی ۱۹۹۱ء میں سوویت یونین کے زوال کے بعد سے اب تک بین الیورپی (Pan-European) سلامتی کے لیے پیچیدہ ارتقائی مراحل سے گزر رہی ہے۔ کوسوو کی وجہ سے خطۂ بلقان میں بھڑک اٹھنے والی آگ کے باعث اندیشہ ہو چلا ہے کہ نیٹو کے رکن ممالک ایک دوسرے کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ دراصل مسئلہ کوسوو نیٹو کے اتحاد اور اس کی پیوستگی کو برقرار رکھنے کے حوالہ سے ایک زبردست آزمائش کا حامل ہے۔

یہ آزمائش امریکہ کے لیے نہایت تشویشناک ہے کیونکہ امریکہ نیٹو کو بین الیورپی سلامتی کے لیے ایک ستون کے طور پر ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں دیگر معاملات پر نیٹو کے امریکہ سے تعاون کرنے کا متمنی ہے۔ پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ موجودہ صورت حال سے براعظم کے جنوب مشرقی خطہ میں یورپ کا اتحاد ہی پارہ پارہ نہیں ہوگا بلکہ امریکہ کے دیگر بنیادی مفادات بھی خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔

- یوگوسلاوی صدر سلوبودان ملاسووچ عظیم تر سربیا کی خواہشات کو اگر عملی جامہ پہناتے ہیں تو اس سے یورپ میں توسیع پسندی سے پاک ماحول ختم ہوتا ہے۔
- براعظم اگر قومی اور نسلی عدم استحکام سے پاک نہ ہوا تو اس صورت میں امریکی وسائل (امن

---

* Jenusz Bugajski, "Blowup in the Balkans?", *The World & I*,November 1998, pp. 70-75
(تلخیص: محمد الیاس انصاری)

افواج کی تعیناتی اور تعمیر نو کی شکل میں) صرف کرنا پڑیں گے۔

- مشرقی بلاک میں بعد از اشتراکیت، داخلی، سیاسی و معاشی استحکام خطرہ میں ہوگا۔

- براعظم میں یکجائی کے عمل کو نقصان پہنچے گا۔

البانوی النسل باشندے جن کی اکثریت مسلمان ہے وہ نہ صرف خاص البانیہ بلکہ کوسوو اور یوگوسلاویہ میں شامل جمہوریہ مونٹی نیگرو کے بعض حصوں اور نوزائیدہ مملکت مقدونیہ میں بھی اکثریت میں ہیں۔ ان ممالک میں پان- البانیہ مملکت کو معرضِ وجود میں لانے کے لیے باقاعدہ تحریک موجود ہے۔ اس سمت میں اگر کسی قسم کی کامیابی ہوئی تو اس صورت میں بلقان اور نیٹو کی سلامتی کے ساتھ ساتھ امریکی مفادات کو زبردست خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ دوسری طرف اگر ملاسووچ اقتدار پر قابض رہنے میں کامیاب ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کا مکمل امکان ہے تو پھر وہ کوسوو کی خودمختاری کا گلا گھونٹے رکھے گا۔ نتیجتاً وہ امریکہ کے لیے تکلیف دہ کانٹا بن جائے گا۔ مزید یہ کہ کوسوو میں چھڑنے والی جنگ کا فوری اثر نیٹو پر پڑے گا۔ نیٹو سے ہٹ کر دیگر یورپ کے لیے نیٹو کی افادیت اور مستعدی جیسے سوالات نیٹو کی قیادت کے لیے ایک چیلنج ہیں۔

> کوسوو کی وجہ سے خطۂ بلقان میں بھڑک اٹھنے والی آگ کے باعث اندیشہ ہو چلا ہے کہ نیٹو کے رکن ممالک ایک دوسرے کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔

نیٹو کا ارتقاء

امریکہ کے متعدد مفادات کا تقاضا یہ ہے کہ وہ براعظم میں سلامتی کے مسلمہ ادارے میں متحرک کردار ادا کرے تاہم سلامتی کی بدلتی ہوئی صورت حال یہ تقاضا کرتی ہے کہ نیٹو اجتماعی دفاع سے آگے بڑھ کر وسیع تر خطے میں اپنا کردار ادا کرے تاکہ عدم استحکام کی مختلف النوع کیفیات سے نپٹا جا سکے۔ اگر نیٹو کو قابلِ عمل رہنا ہے تو پھر لازم ہے کہ وہ اپنے مقاصد اور ڈھانچے دونوں ہی کو مؤثر طریقے سے تبدیل کرے۔ اس تناظر میں تین وجوہات کی بناء پر کوسوو کا جھگڑا نیٹو کی قیادت کے لیے ایک فیصلہ کن امتحان ہے:

اولاً: اس جھگڑے کی نوعیت مقامی اور علاقائی بحرانوں جیسی ہے لہٰذا نسل پرستی، علاقائیت، اقتدار اور وسائل پر قبضہ کرنے جیسے معاملات کا اگلے عشرے میں نیٹو کو سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر ایسے مسائل پر قابو پانے میں نیٹو کو ناکامی رہی تو اس کا نتیجہ خود نیٹو کو مستقبل کے چیلنجوں سے نبٹنے میں کمزور تو بنا ہی دے گا مگر اس کے ساتھ ساتھ مزید تصادم کی حوصلہ افزائی کا سبب بھی بنے گا۔

ثانیاً: یہ بحران متعدد محاذوں پر بین الاتحادی تعلقات کے لیے بھی ایک امتحان ہے مثلاً فرانس، امریکہ اور برطانیہ کا عسکری امور پر ردعمل اور یونان اور ترکی کا اس بحران میں عمل دخل کے پس پشت محرک۔

یونان اور ترکی کے درمیان پہلے ہی متعدد امور پر اختلافات موجود ہیں۔ مثلاً بحیرۂ روم میں اور قبرص کے مسئلہ پر تناؤ، جو بڑھ جانے کی صورت میں جنوبی بلقان میں دشمنیوں کو اور بھی بڑھا دے گا۔

اگر کوسووو کے بحران کی زد میں مقدونیہ بھی آ گیا تو پھر یونان اور ترکی ایک دوسرے کے سامنے آ کھڑے ہوں گے، ترکی البانوی مسلمانوں کا حامی جبکہ یونان آرتھوڈکس عیسائی سربیائی مفادات کا مضبوط پشتیبان ہوگا۔

> امریکہ کے متعدد مفادات کا تقاضا یہ ہے کہ وہ براعظم میں سلامتی کے مسلمہ ادارے میں متحرک کردار ادا کرے تاہم سلامتی کی بدلتی ہوئی صورت حال یہ تقاضا کرتی ہے کہ نیٹو اجتماعی دفاع سے آگے بڑھ کر وسیع تر خطے میں اپنا کردار ادا کرے

ثالثاً: کوسووو کی لڑائی نے روس-نیٹو تعلقات کی نوعیت کو بھی نمایاں کیا ہے اور اس مفروضے کو امتحان میں ڈال دیا ہے کہ امریکہ اور روس سلامتی کے معاملات پر ایک دوسرے کے شریک ساتھی ہو سکتے ہیں۔ سربیا کے خلاف کسی بھی بین الاقوامی مداخلت کے معاملے پر روس کی بے لچک مخالفت نے روس-نیٹو مخالف اساس کو ظاہر کر دیا ہے۔ روسی حکومت نے دیدہ و دانستہ ملا سوچ کے خلاف ''بین الاقوامی رابطہ گروپ'' کے اقدامات اور سلامتی کونسل میں اس بحران کے حوالے سے کسی بھی قرارداد کو روکا ہے۔ روس نے ایسی پوزیشن اختیار کی ہے جو پورے بلقان میں امریکہ کی فعالیت کو محدود کر سکتی ہے۔

روس امریکی پالیسیوں میں دو بڑی وجوہات کی بناء پر رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔ مثلاً اپنے روایتی حامی خطہ بلقان میں اپنے اثر ورسوخ کو برقرار رکھنا چاہتا ہے اور یورپ میں نیٹو کی جانب سے طے کیے گئے نئے

مشن کے حوالے سے نیٹو کے اعتماد کو کمزور کرنا چاہتا ہے۔

ان تزویراتی مقاصد کے حصول کے لیے یلسن حکومت اس علاقے کے کسی بھی بحران پر بین الاقوامی ردعمل کو خراب کرنے اور ملاسووچ کو برسراقتدار رکھنے کی خواہاں ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس نے کوسوو کے مسئلہ کے حوالے سے کسی بھی فوجی مداخلت کی مذمت کی ہے اور کوسوو کو یوگوسلاویہ کا اندرونی معاملہ قرار دیا ہے۔مگر دوسری طرف روس کو گزشتہ دو برسوں میں متعدد ناکامیوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔بوسنیا میں نیٹو کی فوجی کامیابی (جس کی وجہ سے یورپ کی سلامتی کے اجتماعی اور کلیدی ادارے یعنی نیٹو کی ساکھ اور توقیر میں اضافہ ہوا) کو روسی پالیسی ساز منفی نظر سے دیکھتے ہیں۔روس کے لیے ایک نقصان اور بھی ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ روس بلقان میں اپنے روایتی اور فیصلہ کن اتحادی کو اس وقت کھو بیٹھا جب بلغاریہ کے صدر پیٹر سٹویانوف نے نیٹو میں اپنے ملک کی شمولیت کی خواہش کا اعلان اور روس کی سیاسی اور معاشی محتاجی کے خاتمے کا اقدام کیا۔اب لے دے کر سربیا ہی باقی رہ گیا ہے جو بلقانی جھگڑوں کو بڑھا کر اپنے مفادات حاصل کرنے کی آخری امید ہے۔اس مقصد کے لیے وہ یہاں جھگڑوں کو جاری رکھنا چاہتا ہے تاکہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو نیٹو میں مزید توسیع سے باز رکھ سکے۔

سربیا کے خلاف کسی بھی بین الاقوامی مداخلت کے معاملے پر روس کی بے لچک مخالفت نے روس نیٹو مخالف اساس کو ظاہر کر دیا ہے۔ روس نے ایسی پوزیشن اختیار کی ہے جو پورے بلقان میں امریکہ کی فعالیت کو محدود کر سکتی ہے۔

اگر کوسوو کے گرد جھگڑا بڑھتا ہے تو پھر یہ بات بالکل یقینی ہے کہ روس، سربیا اور یونان کے ساتھ مل کر ''انسداد مداخلت'' اتحاد قائم کر لے۔روس اس سارے جھگڑے میں بلغاریہ کو بھی گھسیٹ لانا چاہتا ہے اور اس خدشہ کو بڑھانا چاہتا ہے کہ مسیحی بلقان کے لیے ''اسلامی ترک البانیہ'' فتنہ ہے۔اپنے اختیار اور اثر و رسوخ کو بڑھانے کی غرض سے روس اپنے آپ کو مسلمانوں اور سازشی مغربی دنیا کے خلاف محافظ بنا کر پیش کرے گا۔

روس کی اس پالیسی کے پیچھے طاقتور جغرافیائی حکمت عملی، تجارتی مفادات اور عظیم تر طاقت کی تمنائیں ابھی تک کارفرما ہیں۔

ماسکو کے حکام اور پالیسی سازوں کے بلقان کے مختلف مافیاؤں سے، بشمول ملاسووچ قبیل، قریبی تعلقات ہیں اور وہ اپنی منافع بخش سرگرمیوں کو نیٹو کے باعث منقطع نہیں ہونے دینا چاہتے۔ اس پس منظر میں بین الالبانیت (Pan-Albaninism) میں اضافہ نیٹو کے مناسب اقدام کے لیے براہ راست ایک چیلنج ہوگا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ پورے بلقان میں روسی مفادات کے لیے بھی ایک خطرہ ہوگا۔

بین الالبانیت اور علاقائی استحکام

ملاسووچ کی سخت گیری نے کوسوو سپاہ آزادی (KLA) کی شکل میں ایک مسلح البانوی تحریک کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اگر کوسوو، سربیا کی گرفت سے نکلنے میں کامیاب ہوگیا تو پھر بین الاقوامی برادری کو کوسوو کی آزادی کے علاقائی اثرات کو جانچنا پڑے گا۔ اکثر پالیسی ساز آج بھی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خودمختار کوسوو خود بخود بلقان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کے ساتھ ساتھ علاقائی آتش کو اور بھڑکا دے گا۔ مگر حقیقت شاید ہی اس قدر آسان ہو۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ متبادل منظرنامہ کی بابت سنجیدگی سے سوچ بچار کی جائے کیونکہ کوسوو کی آزادی کے بغیر آنے والے کئی برسوں تک یورپ ہولنا کی کا شکار رہے گا۔

> روس اس سارے جھگڑے میں بلغاریہ کو بھی گھسیٹ لانا چاہتا ہے اور اس خدشہ کو بڑھانا چاہتا ہے کہ مسیحی بلقان کے لیے ''اسلامی ترک البانیہ'' فتنہ ہے۔

''کلی انتشار کے نظریہ ساز'' یہ دلیل دیتے ہیں کہ کوسوو کو مملکت کا درجہ دیے جانے کی صورت میں جنوبی بلقان میں نسلی جھگڑوں کے سلسلہ کی ایک آگ بھڑک اٹھے گی۔ اس کے نتیجہ میں مقدونیہ کی بڑی البانوی اکثریت متشدد ہو جائے گی اور معاملہ عظیم تر البانیہ کے قیام کے لیے قوم پرستانہ جنگ کی صورت اختیار کر جائے گا۔ پھر اسی طرح مونٹی نیگرو کی ایک قابل غور البانوی اقلیت کوسوو سے الحاق کے لیے مسلح بغاوت برپا کر دے گی یوں یوگوسلاویہ کی یہ مفلس ریاست بری طرح ٹوٹ پھوٹ جائے گی۔ KLA کے بعض رہنما تو اپنی دیرینہ خواہش اور حتمی مقصد کا اعلان کر چکے ہیں کہ تمام البانوی النسل باشندوں کے اکثریتی علاقوں کی یکجائی ان کا مقصد ہے اور اس کے حصول کے لیے خواہ کتنی ہی طویل جنگ کیوں نہ لڑنا پڑے۔ KLA کی سرگرمیوں میں وسعت واضح طور پر نہ صرف ہمسایہ

سلاف ریاستوں بلکہ خود البانیہ کے استحکام کو خطرے سے دوچار کردے گی۔

البانوی حکومت نے کوسوو کی آزادی کو تسلیم کرنے سے احتراز برتا ہے تاہم یہ کھلم کھلا اس خوف کی مذمت نہیں کر سکتی کہ اس طرح ملک میں مزید حکومت مخالف جذبات بھڑکیں گے۔ KLA کی کامیابیاں اور کوسوو میں جنگجو بین البانیت قیادت کا ظہور البانیہ کی اشتراکی انتظامیہ کے لیے براہ راست خطرہ بن جائے گی۔

"کلی انتشار کے نظریہ ساز" یہ دلیل دیتے ہیں کہ کوسوو کو مملکت کا درجہ دیے جانے کی صورت میں جنوبی بلقان میں نسلی جھگڑوں کے سلسلہ کی ایک آگ بھڑک اٹھے گی۔

مقدونیہ میں عدم استحکام کی صورت میں بلغاریہ، سربیا، البانیہ اور یونان بھی اس کی لپیٹ میں آجائیں گے پھر دوسری جنگ بلقان کا معاملہ دہرایا جائے گا (۱۹۱۳ء میں اس جھگڑے نے تمام بلقانی اقوام بشمول رومانیہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا) یا پھر غلبے اور اثر ورسوخ کے حصول کی ایک طویل جدوجہد شروع ہو جائے گی۔ ایسی صورت حال سے بچاؤ کی غرض سے نیٹو کی قیادت نے کوسوو کی آزادی کی غیر لچکدار مخالفت کی ہے۔

کوسوو کے بحران کے حوالے سے ایک اور متبادل نقطۂ نظر کو اہمیت دی جانی چاہیے اور وہ ہے کوسوو کو آزادی کا حق۔ کوسوو کی مملکت کا عدم وجود ہی دراصل خطے میں جنگجو لڑاکوں اور مجرمانہ افعال کی حامل تنظیموں کے فروغ کا سبب بن رہا ہے۔ ملاسووچ اندرونِ ملک کوسوو کے معاملے کو اچھال کر اپنے اقتدار کو مضبوط تر کر رہا ہے اور یوگوسلاویہ میں سیاسی اور معاشی ابتری پیدا کر رہا ہے اور شعبوں میں اصلاحات کا عمل جامد ہے۔ سربیا سے کوسوو کی مکمل علیحدگی کی صورت میں ملاسووچ کی سیاسی موت واقع ہو جائے گی اور ملک میں تعمیری سیاسی قوتوں کو آزادی نصیب ہوگی۔

کوسوو میں قوت کا استعمال یوگوسلاویہ کی مایوسی کی علامت ہے۔ ظالمانہ اقدامات سے دیرپا حل تو نہیں نکل سکتا مگر اس کے ذریعے قوم پرستانہ ذہنیت کو بخوبی استعمال میں لاتے ہوئے ایک چھوٹے قابض برسر اقتدار طبقے کے مفادات کو ضرور محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ کوسوو، ملاسووچ کے نزدیک "قلب سربیا" ہرگز نہیں ہے اگر اسے یہ یقین دہانی کرا دی جائے کہ اس کا اقتدار محفوظ رہے گا تو وہ کوسوو کا فوراً سودا کرنے کو بھی تیار ہو جائے گا۔

کروشیا میں کرائنا کے سربوں کا نقصان ملاسووچ کی سیاسی سوچ کی واضح علامت ہے۔ ملاسووچ نے جب بین الاقوامی برادری کی جانب سے اپنی سیاسی حیثیت اور ذاتی مفادات کے لیے کرائنا کے مسئلہ پر سودے بازی کو مفید پایا تو وہ فوراً ہی علاقے اور سرب عوام کی قربانی دینے کو تیار ہو گیا تھا۔

گزشتہ عشرے میں ہونے والی چار جنگوں اور لاکھوں غیر مسلح شہریوں کے قتل عام کی بنیادی ذمہ داری ملاسووچ پر عائد ہوتی ہے۔ کوسووالوں کی جانب سے اپنے آپ کو مسلح کرنے کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسے کسی بھی قتل عام سے بچنا چاہتے تھے جو ملاسووچ نے اپنی افواج کو بوسنیا کے مسلمانوں کے قتل عام کی کھلی چھٹی دے کر کیا تھا۔ اب اگر ملاسووچ کی راہ میں رکاوٹ نہ ڈالی گئی تو وہ البانوی آبادی کے معاملہ کو ایشو بنا کر مونٹی نیگرو اور مقدونیہ میں بھی نئے جھگڑوں کو مزید بڑھائے گا۔ دوسری جانب اگر کوسوو علیحدہ ہوتا ہے اور یوگوسلاویہ کی تباہ حال معیشت بالکل ہی ختم ہو جاتی ہے تو اس صورت میں سربیا کے اندر خود ایک نیا تصادم جنم لے گا جس کے نتیجے میں یوگوسلاویہ کی توسیع پسندی کمزور ہو گی اور نئی جمہوریت پسند یا مغرب نواز شخصیات سامنے آئیں گی۔ اگر ایسا بھی نہ ہوا تو پھر سربیا کی حیثیت ایک کمزور دھتکارے ہوئے ملک کی سی ہو گی جو اپنے ہمسایوں کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی پوزیشن میں ہرگز نہ ہو گا۔

- سربیا سے کوسوو کی مکمل علیحدگی کی صورت میں ملا سووچ کی سیاسی موت واقع ہو جائے گی۔
- کوسوو، ملاسووچ کے نزدیک ”قلبِ سربیا“ ہرگز نہیں ہے اگر اسے یہ یقین دہانی کرا دی جائے کہ اس کا اقتدار محفوظ رہے گا تو وہ کوسوو کا فوراً سودا کرنے کو بھی تیار ہو جائے گا۔

صدر ابراہیم رگووا کی قیادت میں البانوی نسل کے کوسوو کے رہنما یہ استدلال دیتے ہیں کہ کوسوو کو یوگوسلاویہ کے اندر رکھنے کی پالیسی ۱۹۹۱ء کی متروک پالیسی کا حصہ ہے۔ اس وقت یوگوسلاویہ کے آٹھ وفاقی یونٹوں میں سے چھ نے علیحدگی اختیار کی تھی۔ کوسوو سابق یوگوسلاویہ کا پانچواں یونٹ ہے جس نے حاکمیتِ اعلیٰ کا اعلان کیا ہے اس کے بعد شاید مونٹی نیگرو کی باری ہے۔ ملاسووچ کا یوگوسلاویہ، ٹیٹو کے زمانے کے یوگوسلاویہ کا قانونی وارث نہیں ہے اور نہ ہی اسے اس حیثیت کا حامل خیال کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ غیر قانونی، غیر جمہوری اور یورپ مخالف حکومت ہے جو بلقان میں عدم استحکام کے پھیلاؤ کی حوصلہ افزائی

کر رہی ہے۔

کوسوو کی آزادی کے حامی کہتے ہیں کہ اگر بین الاقوامی برادری مناسب طریقے سے کوسوو کو مملکت کے طور پر تسلیم کرے تو اس کے نتیجے میں بلقان میں البانوی مسئلہ خود بخود حل ہو سکتا ہے۔ عظیم تر البانیہ کے اشتعال انگیز مطالبات کے بجائے اگر کوسوو کو مملکت کو طور پر تسلیم کر لیا جائے تو اس سے البانوی النسل کوسوو کے جذبات ٹھنڈے پڑ جائیں گے اور یوں یورپی برادری اور نیٹو کو خطے میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے میں مدد ملے گی۔

ابراہیم رگووا گزشتہ تین برسوں سے یہ کہتے چلے آئے ہیں کہ خطے میں امن و امان کے لیے کوسوو کو بین الاقوامی حفاظت میں دے دیا جائے لہٰذا نیٹو کو اس ضمن میں اقدامات پر نظر رکھنی چاہیے۔ امریکہ اور برطانیہ کو ایسے کسی نئے نظام کے حوالے سے نگرانی کے فرائض سرانجام دینا چاہئیں۔ یہ کام بھرپور جوش و جذبے کے ساتھ ڈیٹن معاہدہ سے بھی زیادہ مؤثر انداز میں مکمل کیا جانا چاہیے۔

اگر کوسوو کو مملکت کو طور پر تسلیم کر لیا جائے تو اس سے البانوی النسل کوسوو کے جذبات ٹھنڈے پڑ جائیں گے اور یوں یورپی برادری اور نیٹو کو خطے میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے میں مدد ملے گی۔

بین الاقوامی نگرانی میں ایسی حکومت کوسوو کو سرب اور مونٹی نیگرو اقلیتوں کا مکمل تحفظ کرنا ہوگا نیز مقدونیہ، سربیا اور مونٹی نیگرو پر کسی بھی قسم کے علاقائی دعوے سے دستبرداری کا واضح طور پر اعلان کرنا ہوگا اور اس مقصد کی خاطر اسے اپنے سلاف ہمسایوں سے معاہدے کرنا ہوں گے۔ نیز کثیر الجماعتی جمہوریت، قانون کی حکمرانی، کھلی منڈی اور یورپی استحکام کے حوالے سے اپنے عملی کردار کو ثابت کرنا ہوگا۔ KLA کے سیاسی ترجمان کہتے ہیں کہ اس گوریلا فوج کو نیٹو کے ''مسلح کرو اور تربیت دو'' پروگرام کے تحت جیسا کہ یہ بوسنیا میں بھی ہو چکا ہے، کوسوو کی سکیورٹی فورسز میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

یوں نیٹو کی افواج کسی بھی گوریلا گروپ کو غیر مسلح کرنے کی پوزیشن میں بھی ہوں گی اور ساتھ ساتھ مقدونیہ اور سربیا کی سرحدوں پر گشت بھی کر سکیں گی۔ اسی اثناء میں OSCE اور یورپی برادری حقوق انسانی کی حالت کا جائزہ لینے اور نگرانی کرنے کے لیے اپنے نمائندے بھیج سکیں گی۔ ان نمائندوں اور گشتی

افواج کی طویل المعیاد موجودگی کے باعث جمہوری قدروں کی آبیاری ہو سکے گی۔

بین الاقوامی برادری پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہو گی کہ وہ مقدونیہ اور البانیہ کے درمیان علاقائی سلامتی کے مسائل کے حل کو یقینی بنائیں اور اندرونِ خانہ ترقی کی رفتار کو بڑھائیں۔ مقدونیہ میں کثیر النسلی سیاسی ثقافت کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ مقدونیہ کی البانوی النسل آبادی کو وسیع تر حقوق دینے سے جنگجوؤں کے مطالبات دم توڑ جائیں گے اور وہ البانوی آبادی کے کوسووے الحاق کے معاملے پر تائید سے محروم ہو جائیں گے۔

اسلحہ بازوں، سمگلروں اور مجرم تنظیموں کا خاتمہ کرتے ہوئے البانیہ کو خود اپنی تعمیر نو کرنا ہو گی تا کہ وہ ایک محفوظ اور قانون کی اطاعت کرنے والا ملک بن سکے۔

[جینوسز بوگاجسکی سنٹر فار سٹرٹیجک اینڈ انٹرنیشنل اسٹڈیز واشنگٹن ڈی سی کے شعبہ مطالعاتِ مشرقی یورپ کے ڈائریکٹر ھیں]